93660-روزے پر جھوٹ کا اثر

سوال

اگر کوئی شخص ملازمت سے عمرہ پر جانے کے لیے چھٹی لے اوراس کے لیے کوئی اورویزہ بھی دکھائے اور عمرہ پر نہ جائے تواس کے روزے اور نماز کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

اگراس نے عمرہ پرجانے کی بنا پر چھٹی لی ہواور حقیقت میں وہ عمرہ پر نہ جانا چاہے تو یہ جھوٹ میں شمار ہوتا ہے ، اوراس کے نتیجہ میں لی جانے والی رخصت صحیح نہیں ، اس چھٹی کے ایام کی تنخواہ لینا حرام ہوگی ، اس کے لیے حلال نہیں .

جس نے بھی ایسا کیا ہے اس کے لیے اللہ تعالی کے ہاں توبہ واستغفار کرنی ضروری ہے ، اوروہ اپنی ملازمت پر واپس جائے .

رہا اسکا نمازاور روزہ پر اثرانداز ہونا تو نمازاورروزہ صحیح ہیں ، لیکن یہ اس کی دلیل ہے کہ بندے نے نمازاورروزہ اس طرح ادا نہیں کیا جس طرح اللہ تعالی نے ادا کرنے کا حکم دیا ہے ، کیونکہ اگر وہ بالکل اسی طرح نماز کی ادائیگی کرتا تو نمازاسے برائی اور غلط کاموں سے منع کرتی جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{نماز پابندی سے ادا کرو، یقیناً نماز برائی اور بے حیائی کے کاموں سے روکتی ہے }العنکبوت(45).

اوراس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ جھوٹ وفراڈاوردھوکہ اورسب وشتم وغیرہ یہ سب معاصی وگناہ اوربرائی ہیں ، اس سے روزہ دار کے اجروثواب میں کمی پیدا ہوتی ہے .

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جو شخص غلط باتیں اوران پر عمل کرنا اورجہالت نہیں چھوڑتا تو اللہ کو اس شخص کے بھوکا اورپیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں"

صحیح بخاری حدیث نمبر (6057).

اور طبرانی نے معجم طبرانی الصغیر اورالاوسط میں ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے :

"جو شخص بدزبانی اور جھوٹ نہیں چھوڑتا تو اللہ تعالی ک واس کے کھانا پینا چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں"

علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الترغیب والترھیب میں اسے حسن قرار دیا ہے .

اور قول زور کی تفسیر جھوٹ کی گئی ہے ، جو کہ روزہ دار کی جانب سے جھوٹ بولنے کی قباحت کی دلیل ہے ، اوراس کی دلیل ہے کہ اس وجہ سے وہ اپنے روزہ کو رد کرنے اور قبول نہ ہونے کی طرف لے جارہا ہے .

عون المعبود کے مصنف لکھتے ہیں :

"لم یدع" یعنی نہیں چھوڑتا

"قول الزور" اس سے مراد جھوٹ ہے.

"فلیس للہ حاجۃ" ابن بطال کہتے ہیں: اسکا معنی یہ نہیں کہ اسے روزہ ہی چھوڑ دینے کا حکم دیا گیا ہے، بلکہ اسکا معنی تو یہ ہے کہ وہ جھوٹ وغیرہ سے روزہ کی حالت میں اجتناب کرے.....

اور ابن منیر کہتے ہیں: بلکہ یہ روزہ قبول نہ ہونے کا کنایہ ہے.

اور ابن عربی کہتے ہیں: اس حدیث کا تقاضا ہے کہ اس شخص کو روزے کا ثواب نہیں ملے گا.....

اور اس حدیث سے یہ استدلال کیا گیا ہے کہ اس طرح کے قبیح اعمال روزے کے ثواب میں کمی پیدا کرتے ہیں" انتہی.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (50063) کے جواب کا بھی مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم.